اس درس کی شروعات سے پہلے ہم اسلام کے ایک اصول کو دیکھ لیتے ہیں ''عبادات میں ہمیں ہر عمل کے لئے دلیل کی ضرورت ہے'' اگر کسی عمل پر دلیل نہ ہو تو چاہے کتنے ہی زیادہ لوگ عمل کریں وہ عمل صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے ''اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا'' مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ''، جس کسی نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو تو وہ کام مردود ہے۔ (احمد، مسلم، عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع: ۶۳۹۸) ایک روایت میں ہے '' مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ''، جس کسی نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس سے نہیں تو وہ چیز مردود ہے۔ (بخاری: ۲۵۵۰، مسلم ۱۷۱۸، ابوداود، ابن ماجہ: عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع: ۵۹۷۰)

ہم نے یہ اصول اس لئے دیکھا کیونکہ آج لوگ کسی بھی عمل پر کہہ دیتے ہیں کہ یہ عمل وضو کو توڑ دیتا ہے۔ جبکہ وضو صرف ان ہی چیزوں سے ٹوٹتا ہے جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے صاف طور پر بیان کیا ہو۔ اور ان کا تفصیلی بیان آگے آ رہا ہے۔

۱۔ ہوا کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عن أبی هُرَيْرَةَ قال : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں قبول کی جاتی ہے جو ہوا خارج کرے یہاں تک کہ وہ وضو کر لے، حضر موت کے ایک شخص نے کہا اے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ! حدث کیا ہے: فرمایا: بغیر آواز یا آواز والی ہوا۔

(بخاری: الوضوء: ۱۳۵، مسلم: الطھارہ: ۲۲۵) لفظ بخاری کے ہیں)

۲۔ شک سے وضو نہیں ٹوٹتا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ

أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ

فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے شکایت کی کہ ایک آدمی جسے نماز میں کوئی چیز نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا: وہ نماز سے نہ نکلے جب تک کہ کوئی آواز سنے یا کوئی بو پائے۔

(بخاری: الوضوء: ۱۳۷، مسلم: الحیض: ۳۶۱ لفظ بخاری کے ہیں)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا

فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

جب کوئی شخص اپنے پیٹ میں محسوس کرے اور دشوار ہو جائے کہ آیا اس سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں، تو وہ مسجد سے بالکل نہ نکلے یہاں تک کہ کوئی آواز سن لے یا کوئی بو پائے۔

(مسلم: ۵۴۱ ترمذی مسلم: الحیض ۳۶۲: ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

۳۔ نیند ناقض وضو ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

وِ كَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ

دونوں آنکھیں سرین کا ڈھکن ہیں لہذا جو سو جائے وہ وضو کرلے۔

(ابوداود: علی رضی اللہ عنہ) (صحیح: صحیح الجامع: ۴۱۴۹)

نیند ناقض وضوء ہے جبکہ گہری ہو اور شعور کو زائل کردے (ابن باز)

۴- اونگھ سے وضو نہیں ٹوٹتا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّى فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ

فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لا يَدْرِى لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی حالت میں تم میں سے کسی کو اونگھ آجائے تو وہ سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند پوری ہو کیونکہ حالت نماز میں اونگھنے والے شخص کو کیا معلوم کہ اپنے لئے استغفار کیا ہے یا اپنے آپ کو گالی دی ہے۔

(بخاری: ۲۱۲، مسلم: ۷۸۶)

۵- قئے سے وضو نہیں ٹوٹتا

عَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ اسْتَقَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَفْطَرَ فَأُتِىَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ

ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے قئے کیا اور افطار کیا پھر آپ کے لئے پانی لایا گیا تو وضو کیا۔

(احمد: ۲۶۹۸۹، ترمذی، ابوداود)

قئے کیوجہ سے وضوء کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے کیونکہ پہلی صحیح حدیث میں نبی ﷺ کا مجرد فعل مذکور ہے اور یہ بات اصول میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ کا مجرد فعل وجوب پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اسکے لئے خاص دلیل کی ضرورت ہے اور جس روایت میں قئے کی وجہ سے وضو کو واجب کہا گیا ہے وہ ضعیف ہے "مَنْ اَصَابَهٗ قَئٌ......فَلْيَتَوَضَّأ" (ضعیف: ابن ماجہ (ضعیف الجامع: ۵۴۲۶) یہی وجہ ہے اکثر محققین نے اسے نواقض وضو میں شمار نہیں کیا ہے۔

ابن تیمیہ نے مجموع الفتاوی میں شیخ البانی نے تمام المنہ میں قئے کے بعد وضو کو مستحب کہا ہے۔ (تمام المنۃ ص ۱۱۱)

۶- عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ

كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِجْلاَىَ فِى قِبْلَتِهِ

فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِى فَقَبَضْتُ رِجْلَىَّ فَإِذَا قَامَ

بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

عائشہ رضی اللہ عنہا (اپنا عمل) بیان کرتی ہیں میں اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے سوئی رہتی تھی اور میرے دونوں قدم آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے، جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے اشارہ کرتے میں اپنے پیروں کو سمیٹ لیتی، جب کھڑے ہوتے میں انہیں پھیلا لیتی، کہتی ہیں: یہ اس وقت کی بات ہے جب گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

(بخاری: ۳۸۲، مسلم: ۵۱۲)

۷-بوسہ لینے سے وضونہیں ٹوٹتا

عن عروة عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

قُلْتُ مَا هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ

عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا پھر نماز کے لئے نکلے اور وضونہیں کیا، میں نے کہا: وہ تو صرف آپ ہی ہوسکتی ہیں (یہ سن کر) وہ ہنسنے لگیں۔ (ابن ماجہ:۵۰۲۔ابوداؤد،ترمذی ،نسائی،احمد)

۸-شرمگاہ کو چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کئے بغیر نماز نہ پڑھے۔

(مالک،احمد،سنن اربعہ،حاکم:بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا) (صحیح:صحیح الجامع:۶۵۵۴)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ

جو آدمی اپنی شرمگاہ چھوئے وضو کرلے،اور جو عورت اپنی شرمگاہ چھوئے تو وہ بھی وضو کرلے۔

(احمد،قط:ابن عمرو رضی اللہ عنہ) (صحیح:صحیح الجامع:۲۷۲۵)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ

حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا سِتْرٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

جب کوئی شخص بغیر پردے اور آڑ کے اپنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ چھوئے تو وہ وضو کرلے جیسے نماز کے لئے کرتا ہے۔

(شافعی،ابن حبان،قط،حاکم،بیہقی:ابو ہریرہؓ) (صحیح:صحیح الجامع:۳۶۲)

۹-مذی وضو کو توڑنے والی ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ

فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی،اور مجھے شرم آتی تھی کہ میں اللہ کے نبی ﷺ سے اس تعلق سے سوال کروں کیونکہ آپ کی بیٹی میری زوجیت میں تھی میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا،تو انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا، نبی ﷺ نے جواب دیتے ہوئے کہا: جس کا یہ حال ہو وہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور وضو کرے۔

(مسلم:۳۰۳ ، بخاری:۲۶۹) بخاری میں ہے:ایسی حالت میں وضو ہے(۱۳۲) ۔مسلم میں ہے:اس سے وضو کیا جائے گا(۳۰۳)

۱۰- جسے آگ پر پکایا گیا ہو اس کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

عن عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ :
أَنَّهُ وَجَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ
فَقَالَ إِنَّمَا أَتَوَضَّأُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّه
يَقُولُ : تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کہتے ہیں انہوں نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے پایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے پنیر کھایا تھا اس لئے میں وضو کر رہا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آگ پر پکے ہوئے کھانے سے تم وضو کرو۔

(احمد، مسلم:۳۵۲، نسائی) لفظ مسلم کے ہیں)

اللہ کے نبی ﷺ کا یہ فرمان: (من اثوار اقط) اقط (پنیر) یہ جمے ہوئے دودھ کو کہتے ہیں اور اسے آگ پر پکایا جاتا ہے۔''اثوار'' یہ ''ثور'' کی جمع ہے معنی پنیر کا ٹکڑا۔

عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّه أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے بکری کی ران کھائی اور وضو کئے بغیر نماز پڑھی۔ (بخاری:۲۰۷، مسلم:۳۵۴)

پہلے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا حکم تھا لیکن بعد میں یہ منسوخ ہو گیا جیسا کہ دونوں حدیثوں کو دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے۔

۱۱- بکری اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا کیسا ہے؟

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ
قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ ...

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا: کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو وضو کرو اور چاہو تو نہ کرو، پھر اس نے سوال کیا کیا میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا: ہاں! اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو..........

(مسلم:۳۶۰)

ایک بندہ اگر بکری کا گوشت کھاتا ہے تو اسے وضو کرنا ضروری نہیں لیکن اگر اونٹ کا گوشت کھائے تو اسے وضو کرنا ہوگا۔ یہاں ایک سوال ہو سکتا ہے کہ آخر اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کیوں ٹوٹتا ہے؟ اس کا جواب ہمیں ابوداؤد کی وہ حدیث دیتی ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کا حکم دیا ساتھ ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ تم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز بھی نہ پڑھو۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے کہا ''فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِيْنَ'' یقیناً وہ شیطانوں میں سے ہیں۔ (ابوداؤد، احمد: براء بن عازب رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۳۵۱، صحیح) امام جوہریؒ اس کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اونٹ بہت زیادہ شیطانی کام کرتا ہے اور بہت زیادہ برا ہوتا ہے اس لئے وہ نمازی کو خوف زدہ کر سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ نماز چھوڑ کر بھاگ جائے اسلئے وہاں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے۔ (عون المعبود: جزء ۱ صفحہ ۲۱۸) معلوم ہوا کہ اس کی شیطانی حرکت ہی کی وجہ سے وضو بھی بنانے کا حکم دیا گیا۔

۱۲- پیشاب اور پاخانہ نواقض وضو ہے۔

عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ

أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ
فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ -أَوْ قَالَ عَلَى طَهَارَةٍ -

مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اس وقت رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے آپ کو سلام کیا، تو نبی ﷺ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ نے وضو کیا (پھر سلام کیا) اور ان سے عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں بغیر پا کی کے اللہ کا ذکر کروں۔
(ابوداؤد، صحیح ابی داؤد:۱۳) (صحیح)

اور ایک روایت میں ہے:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ
فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوءِهِ قَالَ :
إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْکَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور وہ وضو کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا، آپ نے وضو کرنے کے بعد (میرے سلام کا جواب دیا) اور کہا میں نے اس لئے تمہارے سلام کا جواب نہیں دیا کیونکہ میں بے وضو تھا۔ (ابن ماجہ، الصحیحۃ :۸۳۴: صحیح)